جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے

خاکسار کے نام اپنے تازہ ترین خط مؤرخہ ۲۰ نومبر ۲۰۱۱ء میں جنبہ صاحب لکھتے ہیں:

"جواباً عرض ہے کہ خاکسار نے آپ کو اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں پر غور و فکر فرمانے یا اسے قبول کرنے کی اولاً کوئی دعوت ہی نہیں دی ہے۔ خاکسار نے تو آپ کو آپ کے علمی مناظرہ کے دوران ((جو مورخہ ۲۲۔ جنوری ۲۰۱۱ء کو آپ کے اور ایک سابق احمدی چوہدری اکبر احمد صاحب کے درمیان کینیڈا میں (Mississauga) مسسی ساگا کے الایمان اسلامک سنٹر میں ہوا تھا)) آپ کی طرف سے دیئے گئے ایک بلند و بانگ دعویٰ کے حوالہ سے آپکے ایک عقیدہ (پیشگوئی مصلح موعود) کے سلسلہ میں مورخہ ۳۱۔ جولائی ۲۰۱۱ء کو ایک خط لکھا تھا۔ اس خط کو آپ دوبارہ پڑھیں۔ میں نے اپنے مفصل خط میں ازروئے قرآن کریم اور زکی غلام مسیح الزماں سے متعلق مبشر الہامات کی روشنی میں آپکے عقیدہ دربارہ پیشگوئی مصلح موعود کو قطعی طور پر جھوٹا ثابت کیا ہے۔ خاکسار کی آپ کی خدمت میں صرف اتنی گذارش تھی کہ آپکا عقیدہ دربارہ پیشگوئی مصلح موعود سچا ہے تو آپ میرے دلائل کو جھٹلا کر اسے اپنے ہی مقرر کردہ قرآنی معیار کی رُو سے سچا ثابت کر دیں لیکن آپ ایسا نہیں کر سکتے تو پھر آپ اپنے ہی بیان کے مطابق اس جھوٹے عقیدہ سے تائب ہو کر اس کا اعلان کر دیں۔" (صفحہ۔۵)

حالانکہ خاکسار کے نام ۳۰ صفحات پر مشتمل ایک خط مؤرخہ ۳۱ جولائی ۲۰۱۱ کے صفحہ ۳۰ پر خاکسار کو اپنے دعویٰ زکی غلام کو قبول کرنے اور اپنے انصاران میں شامل ہونے کی دعوت دی تھی۔ جنبہ صاحب لکھتے ہیں:

"اور اگر آپ یا جماعت احمدیہ قادیان قرآن کریم کی رُو سے جناب خلیفہ ثانی صاحب کو موعود زکی غلام (مصلح موعود) ثابت نہیں کر سکتے تو پھر خاکسار آپ سے درخواست کرے گا کہ جس طرح آپ سچائی کی خاطر بڑی جرأت کیساتھ حیات مسیح ابن مریم کا باطل عقیدہ چھوڑ کر جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے تھے اسی طرح جرأت کیساتھ آج سچائی کی خاطر جناب خلیفہ ثانی صاحب کے باطل دعویٰ مصلح موعود کو ترک کر کے حضورؑ کے موعود زکی غلام کے انصاروں میں داخل ہو جایئے۔"

اس کے جواب میں خاکسار نے انہیں لکھا تھا:

''آپ کا خط بتوسط سیّد مولود احمد صاحب ملا جس میں آپ نے خاکسار کے بیان کردہ قرآنی معیار کا بار بار ذکر کرتے ہوئے خاکسار کو دعوت دی ہے کہ جس قرآنی معیار پر پرکھ کر اور حق جان کر خاکسار نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی اسی قرآنی معیار کے مطابق اب خاکسار آپ کے دعویٰ کو قبول کرتے ہوئے آپ کے انصاران میں شامل ہو جائے۔ اس سلسلہ میں خاکسار کی اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ ''رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا''۔ اللہ تعالیٰ خاکسار کو وہ دن کبھی نہ دکھائے کہ وہ احمدیت اور خلافتِ احمدیت سے ایک لحظہ کے لئے بھی دور رہے۔''

۳۱ جولائی ۲۰۱۱ء کے خط کے مندرجات بھولنے کے متعلق یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ چند ماہ پہلے کی بات تھی اس لئے ہو سکتا ہے کہ جنبہ صاحب کے دماغ سے مجھے اُن کو قبول کرنے کی دعوت دینے کی بات نکل گئی ہو حالانکہ جنبہ صاحب اس خط کا مجھے حوالہ بھی دے رہے ہیں اور اسے دوبارہ پڑھنے کو بھی کہہ رہے ہیں (کاش انہوں نے مجھے انہیں قبول کرنے کی دعوت دینے کا انکار کرنے کی بات لکھنے سے پہلے خود بھی ۳۱ جولائی ۲۰۱۱ء کے اس خط دوبارہ پڑھا ہوتا)۔ لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ ۲۰ نومبر کے خط میں صفحہ۔۵ پر جہاں انہوں نے اس بات کا صریحًا انکار کیا ہے کہ انہوں نے مجھے کبھی بھی خود کو قبول کرنے کی دعوت نہیں دی، اسی خط کے صفحہ۔۳ پر خاکسار کو اپنے دعویٰ پر غور و فکر کرنے کی دعوت دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''لیکن اگر آپ خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود سے متعلق اپنے عقیدے کو سچا ثابت نہیں کر سکتے تو پھر آپ کو اپنے ۲۲ جنوری ۲۰۱۱ء کے بیان اور اعلان کے مطابق اس جھوٹے عقیدہ سے تائب ہو کر اس کا اعلان کر دینا چاہئے۔ **اس کے بعد (چونکہ اس وقت یہ عاجز بھی مدعی زکی غلام مسیح الزماں ہے) آپ میرے دعویٰ کے متعلق اپنی ہر قسم کی جانچ پڑتال کریں** اور یہ آپکا حق ہو گا۔ خاکسار آپکے سوالات کے جواب میں اپنے دعویٰ کے متعلق دلائل پیش کرے گا۔ **اگر آپ کو میرے دلائل میں سچائی نظر آئے تو اسے قبول کر لینا بصورت دیگر انکار کر دینا۔**''

جنبہ صاحب کو یہ تو یاد نہیں رہا کہ وہ ۳۱جولائی کو مجھے اپنے انصاران میں شامل ہونے کی دعوت دے چکے ہیں لیکن کیا یہ بھی یاد نہیں رہا کہ اسی خط کے صفحہ۔۵ پر جہاں وہ مجھے خود کو قبول کرنے کی دعوت دینے کا انکار کر رہے ہیں، اُس کے صفحہ۔۳ پر مجھے اپنے دعویٰ کی جانچ پڑتال کرنے اور حق ہونے کی صورت میں قبول کرنے کی دعوت دے چکے ہیں۔اب کیا یہ حافظہ کی خرابی اور نسیان کے مرض کا شاہکار ہے یا پھر وہی بات جو خاکسار نے عنوان میں لکھی ہے کہ **جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے**؟ یقیناً اللہ تعالیٰ کے مامورین کا حافظہ اتنا کمزور نہیں ہوتا کہ وہ دو مختلف تحریروں میں نہیں بلکہ ایک ہی تحریر میں متضاد باتیں لکھ رہے ہوں۔ جنبہ صاحب کا یہ اختلاف حافظہ کی کمزوری نہیں بلکہ ان کے صریحاً جھوٹے ہونے کا ثبوت ہے۔اب اندازہ لگائیں کہ جو شخص اتنا کھلا جھوٹ بولتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کا مامور کیسے ہو سکتا ہے۔